گاندھی جی

سنہ انیس سو اکیس (1921) کا ذکر ہے، میں ایل. ایل. بی کا طالب علم تھا، گاندھی جی میرے وطن میرٹھ میں تشریف لائے۔ مجھے اُن سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ آخر میری آرزو بَر آئی اور مجھے اُن کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع مل گیا۔

باتیں کرتے کرتے گاندھی جی نے میری اَچکن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

"دیسی کیوں نہیں پہنتے؟"

میں نے عرض کیا: "تین چار دیسی چیزیں مستقل طور پر استعمال کرتا ہوں۔ دیسی آم کھاتا ہوں، دیسی پان کھاتا ہوں، دیسی آلو کھاتا ہوں اور دیسی شکر استعمال کرتا ہوں، کیا یہ کافی نہیں؟"

گاندھی جی نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور فرمایا: "تب تو آپ کے لیے دیسی کپڑا پہننا اور بھی آسان ہے، ایک ہی دیسی چیز کا تو اور اضافہ ہوگا۔"

اس کے بعد متعدد بار، کئی کئی برس کے وقفے سے مجھے گاندھی جی کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ مگر حیرت ہے کہ ہر مرتبہ مجھے دیکھتے ہی انھیں میری چار دیسی چیزوں میں اپنی اُسی پانچویں چیز کا خیال آجاتا۔

اُنیس سو پینتالیس (1945) کا زمانہ تھا۔ گاندھی جی مسوری پہاڑ پر برلا ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں بھی اُس سال مسوری گیا ہوا تھا اور گاندھی جی کی خدمت میں کبھی کبھی حاضر ہوتا رہتا تھا۔

مسوری میں اُن دنوں بہت سے لدّاخی مزدور آئے ہوئے تھے۔ لدّاخ، کشمیر میں ایک جگہ ہے، یہاں کے رہنے والوں کو لدّاخی کہتے ہیں۔ وہ ہر سال گرمی کے موسم میں کام کی تلاش میں مسوری اور دوسرے مقامات پر آجاتے ہیں۔ یہ سب کے سب یا اُن میں سے زیادہ تر مسلمان تھے۔ بے چارے بہت غریب تھے۔ ایک پھٹے ہوئے جانگیے اور پیوند لگے ہوئے شلوکے کے سوا اُن کے بدن پر کچھ نہ ہوتا تھا۔ رات کے وقت ٹاٹ کے بورے میں لپٹ جاتے تھے۔ یہی ٹاٹ کا بورا اُن کا لحاف تھا اور یہی اُن کا گدّا۔ اُنھیں اِس حالت میں دیکھ کر گاندھی جی کو بڑا ترس آیا اور انھوں نے اُن کی امداد کے لیے مختلف تجویزوں پر غور کرنا شروع کیا۔ اِس سلسلے میں گاندھی جی نے ایک ایسی عمارت کی تعمیر کی تحریک

© NCERT not to be republished

بھی شروع کی جہاں پر یہ بے چارے پہاڑی مزدور ٹھہر سکیں اور ان سے اُس کا کرایہ نہ لیا جائے۔ شاید اُس عمارت کے لیے ڈیڑھ لاکھ رو   کے وعدے بھی ہو گئے تھے۔

ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ ذکر چلا کہ اُس عمارت کا نام کیا رکھا جائے؟ کئی نام تجویز ہوئے، مگر گاندھی جی کو کوئی نام بھی پسند نہ آیا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ اُسے 'دھرم شالہ' کہا جائے۔

میں نے عرض کیا: ''اُس عمارت کا نام آپ 'غریب خانہ' کیوں نہیں رکھتے!''

ایک اور صاحب وہاں بیٹھے ہوئے تھے بولے: 'غریب خانہ' تو شاید اپنے ہی گھر کو کہتے ہیں؟''

میں نے کہا: ''جی ہاں، کہتے تو ہیں، لیکن اپنے گھر کو غریب خانہ محض اِنکساری کی وجہ سے کہتے ہیں۔ خود کو غریب فرض کر لیتے ہیں اور اپنے گھر کو غریب خانہ قرار دیتے ہیں، ورنہ 'غریب خانہ' کے معنیٰ 'غریب کے گھر' کے سوا اور کچھ نہیں۔''

گاندھی جی کو یہ نام پسند آیا۔ اِس کے بعد مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ عمارت بنی بھی یا نہیں اور اُس کا نام ''غریب خانہ'' رکھا گیا یا نہیں۔

گاندھی جی جھوٹ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ستیہ گرہ آشرم میں نیک چلنی اور سچائی کے قواعد بڑے سخت تھے۔ یہاں تک کہ بچّوں کو بھی اُن کی پابندی کرنی پڑتی تھی۔ ایک دفعہ ایک نوجوان آشرم میں رہنے کے لیے آئے۔ یہ بی۔اے پاس کر چکے تھے۔ دستور کے مطابق گاندھی جی نے اُن کے سپرد یہ کام کیا کہ تین مہینے تک وہ آشرم میں روزانہ جھاڑو دیا کریں۔

اُس نوجوان کو بچّوں سے بڑا اُنس تھا اور بچّے بھی اُس سے بہت مانوس تھے۔ ایک دن آشرم کی ایک آٹھ سالہ لڑکی اُس نوجوان سے ایک لیمو چھیننا چاہتی تھی۔ وہ اُس لڑکی کے ساتھ کھیلنے لگا۔ کھیلتے کھیلتے اُسے تھکا دیا لیکن لیمو نہیں دیا۔ لڑکی تنگ آ کر رو پڑی۔ اصل میں یہ لیمو آشرم کے ایک مریض کے واسطے تھا، اُس لڑکی کو کیسے دے دیا جاتا۔ جب لڑکی رونے لگی تو اُس نوجوان کی کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اب کیا کرے؟ آخر اُسے ایک ترکیب سوجھی۔ اُس نے لیمو ہاتھ میں لے کر زور سے اپنا ہاتھ ہلایا اور یہ ظاہر کیا کہ جیسے لیمو کو سابرمتی ندی میں پھینک دیا ہو، مگر اصل میں ایسا نہیں کیا تھا، بلکہ لیمو کو اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔ اب لڑکی کا دھیان ندی کی طرف گیا اور کہنے لگی ''میں لیمو کو ندی سے نکال لاؤں، کنارے ہی پر تو ہوگا؟''

نوجوان نے جواب دیا ’’لیمو ندی میں ڈوب گیا، اب تم اُسے نہیں نکال سکتیں۔‘‘ بات آئی گئی ہوئی۔ دونوں باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مریض کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اُس نوجوان نے اپنی جیب سے رومال جو نکالا تو اُس کے ساتھ لیمو بھی جیب سے نکل کر زمین پر گر پڑا۔ لڑکی ہکّا بکّا رہ گئی اور نفرت سے نوجوان کی طرف دیکھ کر بولی : ’’اچھا آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا، لیمو آپ نے جیب میں رکھ لیا تھا اور مجھ سے کہہ دیا کہ میں نے ندی میں پھینک دیا۔ آشرم میں رہ کر آپ نے اتنی بُری بات کی۔ میں باپو سے کہوں گی کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔‘‘

یہ کہہ کر وہ بھاگی اور سیدھی گاندھی جی کی خدمت میں پہنچی اور اُن سے کہہ دیا کہ فلاں آدمی نے اس طرح جھوٹ بولا۔ گاندھی جی نے کہا : ’’ہم معلوم کریں گے کہ کیا بات ہے اور کیوں انھوں نے جھوٹ بولا؟‘‘

شام کو دُعا کے بعد گاندھی جی نے اُس نوجوان کو بلایا اور اُس سے پوچھا کہ ’’ کیا بات تھی؟‘‘ اُس نے سارا قصّہ سنادیا اور کہا ’’یہ سب مذاق تھا۔‘‘

گاندھی جی نے مسکراتے ہوئے اُس سے کہا: ’’ دیکھو! آئندہ سے اس بات کا خیال رکھو کہ بچّوں سے مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولو۔‘‘

حامد اللہ افسر

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

اشتیاق	:	شوق
آرزو بر آنا	:	مراد پوری ہونا
اچکن	:	شیروانی جیسا ایک لباس
دیسی	:	اپنے دیس کا
قہقہہ	:	زور کی ہنسی، ٹھٹھا
متعدد	:	کئی، ایک سے زیادہ
وقفہ	:	خالی وقت، مہلت، فرصت
مقامات	:	مقام کی جمع، جگہ
شلوکا	:	ایک کُرتا جو سینے سے کمر تک کا ہوتا ہے
پیوند	:	کسی پھٹے ہوئے کپڑے میں دوسرے کپڑے کا جوڑ
ترس آنا	:	رحم آنا
امداد	:	مدد
تجویز	:	تدبیر، رائے
تحریک	:	کسی کام کے لیے ابھارنا، آمادہ کرنا
دھرم شالہ	:	مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ
انکسار	:	خود کو معمولی اور کمتر سمجھنا
برداشت	:	سہنا
آشرم	:	پناہ کی جگہ
فرض کرنا	:	وقتی طور پر مان لینا

© NCERT not to be republished

نیک چلنی	:	اچھا چال چلن
قواعد	:	قاعدہ کی جمع، اصول
دستور	:	قاعدہ، قانون
اُنس	:	محبت، پیار، لگاؤ
مانوس	:	جانا پہچانا
تنگ آنا	:	پریشان ہو جانا
ہَکّا بَکّا رہ جانا	:	حیران رہ جانا
آئندہ	:	آنے والا وقت

سوچیے اور بتائیے

1. گاندھی جی کہاں تشریف لے گئے تھے؟
2. گاندھی جی نے اچکن کی طرف اشارہ کر کے کیا فرمایا؟
3. گاندھی جی نے قہقہہ کیوں لگایا؟
4. گاندھی جی مسوری میں کس جگہ ٹھہرے ہوئے تھے؟
5. لداخی مزدور گرمی کے موسم میں مسوری کس لیے آتے تھے؟
6. لداخی مزدوروں پر گاندھی جی کو کیوں ترس آیا؟
7. ''غریب خانہ'' کس گھر کو کہا جاتا ہے؟
8. ستیہ گرہ آشرم میں کن قواعد کی پابندی ہوتی تھی؟
9. بچّی کو نوجوان کیا واقعی دھوکا دینا چاہتا تھا؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے

1. مجھے ان سے ملنے کا بڑا ——— تھا۔
2. تین چار دیسی چیزیں ——— استعمال کرتا ہوں۔

© NCERT
not to be republished

3. گاندھی جی نے بڑے زور سے ——— لگایا۔
4. مسوری میں ان دنوں بہت سے لداخی مزدور ——— ہوئے تھے۔
5. وہ ہر سال گرمی کے موسم میں کام کے تلاش میں ——— اور دوسرے مقامات پر آجاتے ہیں۔
6. انھیں اس حالت میں دیکھ کر ——— کو بڑا ترس آیا۔
7. آخر فیصلہ ہوا کہ اسے ——— کہا جائے۔

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے

مواقع خیال مقامات تجاویز عمارت ترکیب اتفاق

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

طالب علم وطن موقع اضافہ خدمت تعمیر

غور کرنے کی بات

- ''گاندھی جی میرے وطن میرٹھ میں تشریف لائے۔''

اس جملے میں ''تشریف لائے'' گاندھی جی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں گاندھی جی آئے۔ اس بات کا خیال رکھیے کہ خود اپنے لیے تشریف لانے کا لفظ استعمال نہیں کرتے بلکہ یہ لفظ ہمیشہ احتراماً دوسروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- سبق میں نوجوان کے لیے ''فُلاں آدمی'' استعمال ہوا ہے۔ اگر کسی شخص یا چیز کا ذکر اس کی غیر موجودگی میں نام لیے بغیر کیا جائے تو اس نام کی جگہ ''فُلاں'' استعمال کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished